بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ | پیر ۲۶ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ ۲۲ اخاء ۱۳۶۳ ہش ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۴۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی ان دنوں برائے علاج و تشخیص لاہور میں تشریف فرما ہیں۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ خیال غلط اور باطل ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور رونے سے کچھ نہیں ملتا

تمہیں چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعا مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو!

خدا تعالیٰ کی سچی محبت کی آنکھ پیدا کرو تا وہ تمہاری دعائیں سنے اور تائیدیں کرے

"علمی تجارب کے ذریعہ سے ہر ایک عارف کو ماننا پڑا ہے کہ دعا کا قبولیت کے ساتھ ایک رشتہ ہے۔ ہم اس راز کو معقولی طور پر دوسروں کے دلوں میں بٹھا سکیں یا نہ بٹھا سکیں مگر کروڑہا راستبازوں کے تجارب نے اور خود ہمارے تجربہ نے اس مخفی حقیقت کو ہمیں دکھلا دیا ہے کہ ہمارا دعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے اور فضل اور رحمتِ الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ نماز کا مغز اور روح بھی دعا ہی ہے۔ جو سورہ فاتحہ میں ہمیں تعلیم دی گئی ہے جب ہم اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کہتے ہیں۔ تو اس دعا کے ذریعہ سے اس نور کو اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہیں جو خدا تعالیٰ سے اترتا اور دلوں کو یقین اور محبت سے منور کرتا ہے۔"

(ایام الصلح صـ۱۲)

"تمہیں چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعا مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے واسطے کئی موقع ہیں۔ رکوع، قیام، قعدہ، سجدہ وغیرہ۔ آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنی پڑتی ہے فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اس پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں یہ سب دعا ہی کے لئے موقع ہیں۔ اصل غرض اور مغز نماز کا دعا ہی ہے اور دعا خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے موافق ہے۔ عام طور پر دیکھو کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بیقرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا جب انسان خدا تعالیٰ کے دروازہ پر گرتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ گرتا ہے اور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور اس پر رحم کیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے۔ یہ خیال غلط اور باطل ہے جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفاتِ قدرت و تصرف پر ایمان نہیں لاتے ہیں۔ اگر وہ حقیقی ایمان پیدا کرتے تو یہ کبھی نہ کہتے۔ جب کبھی کوئی خدا تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنا فضل کیا ہے ..... خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ۔ صرف اتنی شرط ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ اور (باقی صـ۸ پر)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

خاکسار قریباً پونے دو ماہ تک سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ ۱۹ اکتوبر کو بخیریت واپس ربوہ آ گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک! اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اب خاکسار کی طبیعت پہلے سے بہت بہتر ہے۔ تاہم ڈاکٹر صاحبان نے ہفتہ عشرہ تک مزید آرام اور کچھ عرصہ کے لئے کام میں نسبتاً آہستہ روی کی ہدایت فرمائی ہے۔

خاکسار اپنے تمام احباب کا بے حد ممنون ہے جنہوں نے ازراہِ اخلاص میری صحت کے لئے دعائیں کیں۔ نیز ہسپتال میں عیادت کے لئے بطور خاص تشریف لاتے رہے یا بذریعہ خطوط اور ٹیلی فون احوال پرسی فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اپنے حضور سے بیحد اجر و ثواب عطا فرمائے۔

خاکسار اب بھی جملہ احباب جماعت سے نہایت عاجزی کے ساتھ دعا کے لئے التجا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے میری ہر قسم کی ظاہری و باطنی کمزوریوں کو دور فرما دے۔ نیز اپنے فضل سے سلسلہ کی خدمت کی توفیق دیتا رہے اور میرا انجام بخیر ہو۔

(محمد شفیع اشرف
ناظر امور عامہ ربوہ)

○- محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل ناظم دارالقضاء کی طبیعت کل سے ناساز ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ طبیعت نسبتاً بہتر ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل اور جلد صحت عطا کرے۔ آمین!

(آغا سیف اللہ۔ منیجر الفضل)

○- مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بیگم حفیظہ سلام صاحبہ سلمہا اللہ کی ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن کیلیفورنیا میں بفضلہ تعالیٰ کامیابی سے ہو گیا ہے۔ الحمد للہ جس کے بعد

(باقی صـ۵ پر)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

۲۲ اخاء ۱۳۶۳ ہش

دُنیا کے حصول اور اس سے استفادہ کا صحیح طریق

دنیا اور اس کی زینتوں میں انسان کے لئے کشش رکھی گئی ہے۔ انسان طبعاً ان زینتوں کی طرف مائل ہو کر انہیں حاصل کرنا اور ان سے متمتع ہونا چاہتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ان زینتوں سے تمتع کو کلیتہً حرام قرار نہیں دیا بلکہ ایک حد تک ان سے استفادہ کی اجازت دی ہے۔ وہ حد یہ ہے کہ ان سے استفادہ اُخروی انعامات کے حصول میں روک نہ بنے۔ یعنی دنیوی زینتوں سے تمتع اس رنگ میں کیا جائے کہ وہ تمتع بجائے خود اخروی حسنات اور انعامات کے حصول کا موجب ثابت ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ پہلے دنیا اور اس کی زینتوں میں انسانوں کے لئے موجود کشش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ (آل عمران آیت ۱۵)

لوگوں کو عام طور پر پسند کی جانے والی چیزوں یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے (لیکن) یہ (تو محض) دنیوی زندگی سامان ہے۔ اور اللہ (تو) وہ (ذات) ہے جس کے پاس (اس سے بدرجہا بہتر) نہایت عمدہ ٹھکانا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں دنیا اور اس کی زینتوں کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کر کے انسانوں کے لئے ان میں موجود کشش پر روشنی ڈالی ہے لیکن ساتھ ہی وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ کہہ کر یہ بھی بتا دیا کہ دنیا اور اس کی زینتیں ہی سب کچھ نہیں ہیں کہ انسان ان کے حصول کے پیچھے لگ کر بس انہی کا ہو رہے اور جو چیزیں بلحاظ افادیت ان سے بہت بڑھ کر ہیں اور ہیں بھی ہمیشہ رہنے والی انہیں فراموش کر دے۔ عقلمندی اور دور اندیشی اس میں ہے کہ انسان دنیا اور اس کی زینتوں سے اس رنگ میں اور صرف اس حد تک ہی استفادہ کرے کہ وہ ان سے کہیں بڑھ کر ارفع و اعلیٰ انعامات خداوندی کے حصول کا مستحق قرار پا سکے۔ وہ ارفع و اعلیٰ انعامات کیا ہیں؟ اس کا جواب اللہ تعالےٰ نے اگلی ہی آیت میں یہ کہہ کر دیا ہے کہ:۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

(آل عمران آیت ۱۶)

تو کہہ کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں ان کے لئے ان کے رب کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں بسیں گے اور (نیز ان کے لئے) پاک بیویاں اور اللہ کی رضا (مقدر) ہے اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

(کہ وہ ان ارفع انعامات کے حصول کو کتنی اہمیت دیتے ہیں۔)

اس آیت سے یہ تو ظاہر ہی ہے کہ اُخروی زندگی کے انعام اس فانی دنیا اور اس کی زینتوں سے بدرجہا بہتر اور افضل ہیں لیکن ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا کہہ کر اس طرف اشارہ کر دیا کہ یہ انعامات انہی کو ملیں گے جو دنیا اور اس کی زینتوں سے استفادہ کرنے میں تقویٰ کو لازم پکڑیں گے یعنی اباحت کی طرف مائل نہیں ہوں گے اور رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ یعنی رضائے الٰہی کے حصول کو اپنا مطمح نظر بنائیں گے۔ نیز مزید وضاحت کے طور پر اگلی آیت میں بتایا کہ اُخروی انعامات کے مستحق قرار پانے والے یہ متقی وہ لوگ ہیں

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝

(آل عمران آیات ۱۷، ۱۸)

جو (دنیا میں زندگی بسر کرنے کے دوران) کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم یقیناً (تیرے احکام پر) ایمان لے آئے ہیں اس لئے تو ہمارے قصور ہمیں معاف کر دے اور ہمیں (مکروہات دنیا سے محفوظ کر کے) دوزخ کے عذاب سے بچا لے، جو صبر کرنے (یعنی ضبط نفس سے کام لینے) والے اور سچ بولنے اور فرمانبردار اور (خدا کے لئے اپنے اموال) خرچ کرتے اور راتوں کے آخری حصوں میں (بیدار ہو ہو کر) استغفار کرنے والے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایسے متقیوں کے انداز زیست اور دنیا کی زینتوں سے حد اعتدال کی رعایت سے استفادہ کے طریق کو خلاصۃً یوں ادا فرمایا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کر کے دنیا کی ہر چیز کو خدا تعالےٰ کی امانت سمجھتے ہیں اور اسے اس کی خاطر قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ ایسے متقیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو خدا تعالےٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالےٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک اور جائداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن .... کا یہ کام نہیں۔ سچا (دین) یہی ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں کو مادام الحیات وقف کر دے۔ تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو .... پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے نہ کہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۰، ۹۱)

قطعہ

خزینۃ الاسرار

حق تعالیٰ کا مظہرِ انوار — اہلِ بینش کی قوت الابصار
سورۂ فاتحہ ہے جس کی کلید — یعنی قرآں، خزینۃ الاسرار

(قیس مینائی نجیب آبادی۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرک ایک ظلمِ عظیم

مکرم مقصود احمد صاحب ربوہ

شرک کے لغوی معنی ہیں شریک ہونا۔ دینی اصطلاح میں خدا کی ذات یا اس کی صفات میں (جس مفہوم میں وہ خدا تعالیٰ کے لئے مستعمل ہیں) یا اس کے حقوق میں کسی کو شریک (ساجھی) ٹھہرانا یعنی خدا تعالیٰ کی ذات میں شریک کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ خدا کو کسی سے یا کسی کو خدا سے قرار دینا۔ شرک توحید کی ضد ہے۔ تمام انبیاء کرامؑ کی بعثت کا مقصدِ عظیم ہی خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا پرچار اور شرک کی بیخ کنی کرنا تھا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں توحید کے متعلق ہے:۔

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝"

(سورۃ الاخلاص آیت ۲)

یعنی کہہ دیجئے (اے محمدؐ) کہ اللہ ایک ہے۔

اور شرک کے متعلق قرآن کریم میں یوں ارشاد ہوتا ہے:۔

"وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝"

(سورۃ الزمر آیت: ۶۶)

یعنی اے پیغمبرؐ! تمہاری طرف اور ان پیغمبروں کی طرف جو تم سے پہلے گزرے ہیں (ایک ایک کی طرف) وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے سارے عمل ضائع ہو جائیں گے اور ضرور تم گھاٹے میں آ جاؤ گے۔

شرک ایک بہت بڑا گناہ ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:۔

"اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝"

(سورہ لقمٰن آیت: ۱۴)

کہ یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے

اس آیت کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ جب قرآن کریم کی آیت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم (یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملایا) نازل ہوئی تو اصحابِ رسولؐ بہت گھبرائے اور کہنے لگے کہ ہم میں کون ہے جس نے ظلم نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے انّ الشرک لظلم عظیم کی آیت نازل فرمائی۔ (بخاری کتاب الایمان)

لیکن آج روئے زمین پر شاید ہی کوئی قوم ہوگی جو اس ظلم عظیم سے بکلی محفوظ ہو کیوں کہ روزمرہ قول و فعل اور اعمال سے بعض ایسے امور بھی سرزد ہو جاتے ہیں جو شرک کی جڑ ہیں اگرچہ بظاہر وہ نظر نہیں آتے اور جو فی نفسہٖ شرک نہیں لیکن وہ صورت شرک یا ذریعہ شرک ہیں بدیں وجہ شریعت حقہ نے ان کو بھی ناجائز قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود اس بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"لَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ میں شرک سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہندوؤں کی طرح پتھروں کے بتوں یا اور مخلوقات کو سجدہ کیا جائے بلکہ جو شخص ماسوی اللہ کی طرف مائل ہے اور اسی پر بھروسہ کرتا ہے حتیٰ کہ دل میں جو منصوبے اور چالاکیاں رکھتا ہے ان پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ بھی شرک ہے۔

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کا حال بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ بتلاؤ اللہ تعالیٰ سے معاملہ کیسے ہوا تو انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا عمل لایا ہے۔ میں نے کہا اور عمل تو کوئی نہیں ہے صرف یہ ہے کہ میں نے عمر بھر شرک نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو نے یوم الدین میں بھی شرک نہ کیا تھا کہ دودھ پی کر کہا کہ اس سے پیٹ میں درد ہوئی ہے۔ گویا دودھ کو خدا سمجھ لیا اور خدا پر سے جو حقیقی فاعل ہے نظر اٹھ گئی تھی۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲)

مندرجہ بالا نقطہ ہائے نظر کو ملحوظ رکھا جائے تو شرک کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔

(۱) شرک جلی (۲) شرک خفی

شرک جلی وہ شرک ہے کہ جس شرک کے ارتکاب کی وجہ سے قرآن کریم میں انسانوں کے ایک گروہ کو مشرک قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان نہ رکھنا اور ایک خدا کو چھوڑ کر بتوں کو پوجنا فرشتوں پیغمبروں اور بزرگانِ دین یا سوائے خدا کے کسی اور چیز میں خدائی صفات میں سے کسی صفت کا تسلیم کرنا شرک جلی ہے جو واضح اور عیاں ہے۔

شرک خفی۔ جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے کہ شرک خفی وہ ہے جو بظاہر نظر نہیں آتا لیکن اگر غور کیا جائے تو انسان کے قول، فعل اور عمل میں بے شمار ایسی چیزیں داخل ہو جاتی ہیں جو بظاہر شرک نظر نہیں آتیں لیکن دراصل وہ شرک کی جڑ ہوتی ہیں اس قسم کے شرک کو شرک شبہی بھی کہتے ہیں:۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ شرک خفی کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے اور اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک صاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سایہ میں لے کر اس کی پرورش کا خود ذمہ لے لیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۹۷)

شرک خفی کی بے شمار اقسام ہیں۔ چنانچہ اس زمانے کی موجودہ حالت کا جائزہ لیا جائے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ شرک کی جتنی قسمیں ہیں ——— اس زمانے میں بھی ان کا بڑا حصہ موجود ہے صرف شکلیں بدلی ہوئی ہیں۔ بے شمار لوگ ہیں جو ہوس پرستی میں مبتلا ہیں۔ ہوس پرستی شرک کی نہایت مضر اور خوفناک قسم ہے۔ ہوس پرستی ہی وہ شرک ہے جس کی وجہ سے حق تعالیٰ نے سینکڑوں بستیوں کو تہ و بالا کر دیا۔

نفس کے دو جذبے ہیں:۔

(۱) ہوس (۲) غضب

ہوس کے معنی ہیں۔ ہر اچھی چیز کو حاصل کرنے کی ناجائز خواہش اور اس خواہش کی تکمیل کی راہ میں کوئی آڑ لے آئے تو اسے بقوت دور کرنے کا نام غضب ہے۔ یہ عام مشاہدہ ہے کہ دنیا کے تمام انفرادی و اجتماعی مفاسد کی ذمہ داری انہی دو جذبات پر عائد ہوتی ہے۔ یہ نفس کا جذبہ ہوس ہی ہے جس کا سر کچلنے کے لئے ہزارہا انبیاء کرام نے پیغام دیا تھا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کے چالیس روز تک کوہ طور پر جانے کے بعد قوم یہود نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے واپس آ کر اپنی قوم کا یہ حال دیکھا تو انہوں نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْا اِلٰی بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ"

(البقرۃ: ۵۵)

کہ تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر یقیناً اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اس لئے تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف جھکو اور ہر شخص اپنے نفس کو قتل کر دے۔

یہاں قتل نفس سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے نفس کی گندی خواہشات کو زہد و تقویٰ کے ساتھ مارو۔

اور سردار انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نفس کو قابو میں رکھنے کو جہاد اکبر کا نام دیا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا ہے:۔

"اَفْضَلُ الْجِهَادِ جِهَادُ النَّفْسِ"

یعنی افضل ترین جہاد نفس کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے۔

یہ مسلّم امر ہے کہ پتھر کی پرستش بہت بڑا شرک یعنی ظلم عظیم ہے۔ لیکن اس سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے جو پرستار ہوس بن کر دنیا کے لئے خطرہ بن جائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس ضمن میں فرماتے ہیں:۔

"نفسانی جذبات ہزاروں قسم کے ہیں جو کہ انسان کو لگے ہوئے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کو دیکھا جائے تو سر سے لے کر پاؤں تک ظلم ہی ظلم ہے۔ سر تکبر اور گھمنڈ کی جگہ ہے۔ آنکھ بُرے خیالات کا مقام ہے۔ غضب کی نظر سے بھی انسان اس سے دوسرے کو دیکھتا ہے۔ کان بیجا باتیں سنتے ہیں۔ زبان بُری باتیں بولتی ہے۔ گردن اکڑتی ہے۔ صدور میں کن کن بُری باتوں کی خواہش ہوتی ہے۔ نیچے کا طبقہ بھی کچھ کم نہیں ہے۔ فسق و فجور ہیں جہاں اسی کے باعث مبتلا ہے۔ پاؤں بے جا مقامات پر چل کر جاتے ہیں۔ غرض یہ ایک لشکر اور جماعت ہے جسے سنبھال کر رکھنا انسان کا کام ہے اور یہ بڑی بات ہے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۷۲)

غرض ان تمام جملہ مفاسد کا منبع تو نفس ہے اس لئے سب سے بڑا مشرک وہ ہے جو نفس پرست ہے۔ اور سب سے بڑا موحد وہ ہے جو نفس کی سینہ زوریوں کو توڑ ڈالے اور اس شیطان کو پاؤں تلے روند ڈالے۔

اسی طرح یہ بھی شرک ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل توکل نہ کیا جائے۔ حقیقی توکل یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کو اپنا وکیل بنائے اور اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کو سونپ دے۔ جس طرح کہ دنیا میں مؤکل اپنا معاملہ وکیل کے حوالے کر دیتا ہے اور اس کے بعد اسی کی نصیحت پر عمل کرتا ہے اور جو کچھ وہ اختیار کرتا ہے اسی کو اچھا جانتا ہے۔ انسان کا توکل یہ ہے کہ وہ اپنے کام کے لیے حیلے اور سبب کو بھی اختیار کرے جس سے اس کے کام کی تکمیل ممکن ہو اور بندے کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی روزی کے لیے محنت کرے زمین میں بیج ڈالے اور کوشش کرے۔ ان تمام امور کی انجام دہی کے بعد اللہ پر بھروسہ کرے اور اسی پر یقین رکھے اور اسی پر توکل کرے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

" شرک کی کئی قسمیں ہیں ایک تو موٹا اور صریح شرک ہے جس میں ہندو عیسائی، یہود اور دوسرے بت پرست لوگ گرفتار ہیں ..... مگر ایک اور قسم کا شرک ہے جو مخفی طور پر زہر کی طرح اثر کر رہا ہے اور وہ اس زمانہ میں بہت بڑھتا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد بالکل نہیں رہا۔ ہم ہرگز نہیں کہتے اور نہ ہمارا یہ مذہب ہے کہ اسباب کی رعایت بالکل نہ کی جاوے کیونکہ خدا تعالیٰ نے رعایت اسباب کی ترغیب دی ہے اور اس حد تک جہاں تک یہ رعایت ضروری ہے ..... پس ہمارا یہ منشاء اور مذہب ہرگز نہیں کہ اسباب کی رعایت بالکل ہی نہ کی جاوے بلکہ رعایت اسباب اپنی حد تک ضروری ہے ..... لیکن جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر پورا بھروسہ کرے اور سارا دارومدار اسباب ہی پر جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے .....

جو لوگ حکام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور ان سے انعام یا خطاب پاتے ہیں ان کے دل میں ان کی عظمت کے طور پر خدا کی سی عظمت داخل ہو جاتی ہے۔ وہ ان کے پرستار ہو جاتے ہیں اور یہی ایک امر ہے جو توحید کا استیصال کرتا ہے اور انسان کو اس کے اصل مرکز سے ہٹا کر دور پھینک دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۷۹ تا صفحہ ۸۱)

پھر آج کل دیکھا جائے تو بہت سی مشرکانہ بدعتیں ہیں جو بزرگانِ دین کے نام سے موسوم کی گئی ہیں اور ان کے نام سے خاص پکوان پکتے ہیں اور ان کے کھانے میں اس قسم کے آداب اور تعریفیں ملحوظ ہوتی ہیں جو شرکین کے ہاں ملحوظ رکھی جاتی تھیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں بار بار غیر اللہ کی نفی کی گئی ہے اور غیر اللہ کے نام کا کھانا بھی حرام قرار دیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ۔

(سورۃ النحل آیت نمبر ۱۱۶)

یعنی اس نے تم پر صرف مردار کو اور خون کو اور سؤر کے گوشت کو اور ہر اس چیز کو حرام کیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ کھانا جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہوتا چھوڑ دیا کرتے تھے اور نہیں کھایا کرتے تھے۔ (بخاری)

علاوہ ازیں یہ بھی شرک میں داخل ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھائی جائے اور ان کی نذر مانی جائے اور ان کے ناموں کو اللہ کے نام کے ساتھ ملا کر قسم کھائی جائے۔ اور ایسے اقوال کہے جائیں جن سے خالق و مخلوق میں برابری مقصود ہوتی ہو۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کسی امر کے متعلق کچھ کہہ رہا تھا۔ کہ اس نے اثنائے کلام میں کہا " ماشاء اللہ و شئت " یعنی جو اللہ اور حضورؐ چاہیں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس جملہ کے کہنے سے تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ برابر کا شریک ٹھہرا دیا ہے۔ ایسے مت کہو بلکہ یوں کہو " ماشاء اللہ وحدہٗ " یعنی جو صرف اللہ تعالیٰ چاہے

پھر احادیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قسم کھانی ہو تو صرف اللہ تعالیٰ کی قسم کھانی چاہیئے۔

دین حق میں اس امر کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ خالق و مخلوق کے درمیان کسی وسیلے یا واسطے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ بندے کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ وہ سمیع و علیم ہے۔ وہ پکارنے والے کی آواز کو سنتا ہے اور اس کی دستگیری پر آمادہ ہے۔ ہر شخص کو اللہ اور صرف اللہ سے مدد مانگنی چاہیئے اس بات کا اقرار دن میں بار بار اس کی زبان سے کرایا گیا کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد کے خواہاں ہیں۔ اس لیے غیر اللہ سے مدد طلب کرنا بے معنی ہے۔ صبر و صلوٰۃ ہی انسان کو عون الٰہی سے ہمکنار کر سکتے ہیں اس لیے دین حق میں کسی پروہت یا پجاری کی ضرورت نہیں۔ دینِ حق نے آکر کہانت کے طریقوں کو ختم کر دیا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنکو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا مفاتیح الغیب کی تفسیر احادیث میں یہ کی گئی ہے کہ مفاتیح الغیب پانچ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اول یہ کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی۔ دوم یہ کہ کل کیا ہوگا۔ سوم بارش کب ہوگی۔ چہارم کس جگہ موت آئے گی۔ اور پنجم یہ کہ قیامت کب آئے گی۔ اس طرح دین میں کاہنوں کے لیے گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ ارواح خبیثہ کا تصور جو زمانہ قبل تاریخ انسانوں کے ذہن پر مسلط تھا۔ جن کے باعث انسان لرزہ بر اندام رہتا تھا۔ دین حق نے اس خیال کو حرفِ غلط کی طرح محو کر دیا اور بتلایا کہ دنیا میں نہ تو انسان اور نہ ہی جنوں میں اتنی قوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر معمولی سی بھی تبدیلی کر سکیں یا خدا کی مملکت سے نکل کر کہیں اور جا سکیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ۔ (الاعراف: ۱۹۵)

یعنی اللہ کے سوا جن (معبودوں) سے تم اپنی حاجات طلب کرتے ہو وہ تم جیسے بندے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی شے کو خود ہی حرام اور حلال قرار دینا یہ بھی شرک ہے حالانکہ یہ حق صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے پھر خود پرستی بھی شرک کی جڑ ہے اس کی عام شکل یہ ہے کہ جو لوگ ایک مدت تک فارغ البالی اور خوشحالی کی زندگی بسر کر لیتے ہیں وہ کچھ عرصہ کے بعد اس حالتِ امن اور اطمینان کو اپنا ذاتی استحقاق اور اپنے علم و قابلیت کا ثمرہ سمجھنے لگ جاتے ہیں یہ بھی شرک ہے کیونکہ اس دنیا کے اندر جو کچھ ہے سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور تمام وسائل و ذرائع اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور انسان کوئی چیز اپنے علم و قابلیت سے نہیں پاتا بلکہ خدا کے فضل سے پاتا ہے اور اس سے مقصود اس کی آزمائش ہوتی ہے کہ وہ شکر کرتا ہے یا ناشکری۔ جو لوگ اس کو اپنی ذاتی محنت کا ثمرہ سمجھتے ہیں اور وہ متکبر ہیں اور فساد فی الارض کا باعث بنتے ہیں۔ موحدانہ تصور یہ ہے کہ انسان تنگی اور خوشحالی دونوں کو خدا کی طرف سے سمجھے۔ دونوں کو اپنے لیے آزمائش خیال کرے فراخی کے متعلق یہ خیال کرے کہ یہ شکر کی آزمائش ہے اور تنگی کے متعلق یہ خیال کرے کہ یہ اس کے صبر کا امتحان ہے۔

علاوہ ازیں مُردوں سے حاجات طلب کرنا بھی شرک ہے۔ اپنی مشکلات میں اُن سے فریاد رسی کرنا یہ خصائص الٰہی تو ذکر اللہ کے اس عاجز بندے کو قائم مقام کرنا جو اپنے نفع نقصان پر بھی قادر نہیں ہے حالانکہ یہ مردے کچھ بھی عمل نہیں کر سکتے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں آپ پر ہوں) دنیا میں جملہ بدعتوں اور خود تراشیدہ اختراعات کو دیکھ کر فرماتے ہیں:۔

" اگر روح کی خوشی اور لذت کا سامان اسی میں تھا تو چاہیئے تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو عارف ترین اور اکمل ترین انسان دنیا میں تھے۔ وہ بھی اسی قسم کی کوئی تعلیم دیتے یا اپنے اعمال سے ہی کچھ کر دکھاتے ..... اگر معرفت اور حقیقت شناسی کا یہی ذریعہ اصل تھے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۸۹ تا ۹۰)

اس طرح بہتوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کی بارش کی ان کو ملک و مال دیا عزت و رتبہ بخشا۔ تخت و تاج عنایت کیا کہ ان کو آزمائے کہ وہ اس کی بندگی کرتے ہیں یا اس سے بغاوت کرتے ہیں زمین پر اس کا قانون چلاتے ہیں یا اپنا قانون چلاتے ہیں۔ امن و عدل پھیلاتے ہیں یا ظلم و فساد کرتے ہیں لیکن انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ یہ سب کچھ انکے استحقاق اور قابلیت کا ثمرہ ہے۔ اور انہوں نے تکبر کیا اور بندگی کی جگہ خدائی شروع کر دی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں جو چیزیں مضر، خطرناک اور ہولناک نظر آئیں انسان نے ان کو بھی خدائی میں شریک کر لیا۔ پھر انسان اپنی بے اعتدالیوں اور کاہلیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نتیجہ میں بیماریوں اور مصائب میں مبتلا کیا گیا تاکہ وہ اعتدال اور پاکیزگی میں ترقی کرے۔ جو اس کے احسن تقویم میں پیدا کیے جانے کی متقاضی ہے لیکن انسان پر اعتدال کی پابندیاں پاکیزگی کی احتیاطیں اور مستعدی کی زحمتیں شاق گزریں اور اس کے برعکس اس نے سہولت اس بات میں دیکھی کہ ان بیماریوں کے اندر رہ میں مان کر ان کی دہائی دینے لگا اور ان کو نذریں اور قربانیاں پیش کرنے لگا اور ان کی پرستش کرنے لگا اس خود فریبی کے رد کے لیے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

" دراصل گناہ شرک ہے اور جو کوئی شرک سے یعنی مال اور رزق اور علم اور عقل اور نفس اور بت اور شیطان اور دوسرے معبودوں سے بیزار ہو کر صرف خدا ہی کو اپنا خدا جانے اور اس کے فضل کا منتظر رہے تو وہ بیشک رستگار ہو کر جنت میں جائے گا لیکن وہ آدمی کہ ان شرکوں میں سے کسی شرک میں گرفتار ہے تو زنداں سقر میں محبوس ہوگا اور مکروہ لباس میں رہے گا یہاں تک کہ اسی پر فضل ہو۔"

(ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود کتاب موسوم بہ منظور الٰہی صفحہ ۱۵)

فی زمانہ معاشرے میں بہت سی برائیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ مثلاً۔ ذخیرہ اندوزی۔ کم تولنا۔ ملاوٹ ناجائز سفارش۔ جھوٹی گواہی دینا۔ سود خوری۔ ناجائز منافع خوری۔ ناجائز ذرائع معاش اپنانا۔ یتیموں اور بیواؤں کا مال کھانا۔ فراڈ۔ دھوکہ دہی۔ جھوٹی قسم کھانا۔ ظالموں اور بدمعاشوں کا ساتھ دینا اور اس کے مقابل مظلوموں اور بے کسوں کی دادرسی نہ کرنا۔ قتل۔ ڈاکہ۔ چوری۔ غبن۔ قمار بازی جھوٹ اور غیبت وغیرہ ہیں۔ بہت ہیں جو غیبت میں مبتلا ہیں۔ کوئی لسانی غیبت میں مبتلا ہیں اور کوئی قلبی غیبت میں (پیٹھ پیچھے برائی کرنا لسانی غیبت ہے کسی کو ذلت کی نگاہ سے دیکھنا قلبی غیبت ہے) یہ سب شرک خفی کے زمرہ میں آتے ہیں وہ اس طور پر کہ ایک انسان جب ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کرتا ہے تو اس میں وہ اپنا کوئی حق سمجھتا ہے۔ اور اس کے پیچھے اس کا خود غرضی اور خود فریبی کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے جو وہ خدا تعالیٰ کے مقابلے میں انسان سے یا دوسری چیزوں سے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہتا ہے تو گویا وہ شرک کرتا ہے۔

حد تو یہ ہے کہ بچوں کو مارنا بھی شرک خفی میں داخل ہے جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود (اللہ تعالیٰ کی ان پر سلامتی ہو) فرماتے ہیں:۔

" ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں۔ اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۵)

اسی طرح اگر کوئی عالم یا زاہد انسان لوگوں سے عزت و تکریم کی آرزو رکھتا ہے یا ان کی تعظیم سے فخر محسوس کرتا ہے تو یہ بلاشبہ ریاکاری ہوگی اور ریا شرک ہے۔ اسی طرح عبادات پر فخر کرنا اور کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھنا اور اپنے آپ کو بہتر سمجھنا بھی شرک خفی ہے۔ کیونکہ برائی اور برتری کی مستحق صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے اس لیے گویا اس نے شرک کیا۔ حدیث شریف میں مذکور ہے کہ پچھلی امتوں میں ایک بڑا زاہد اور عابد انسان تھا اور اس کا بھائی بڑا بدمعاش تھا۔ ایک دن وہ زاہد انسان بھائی کی حرکت پر ناراض ہو کر کہنے لگا۔ "خدا کی قسم تو جہنم میں جائے گا۔ فوراً عتاب الٰہی ہوا کہ تو ہوتا کون ہے جو ہماری قسم کھا کر ایسا کہتا ہے جا ہم نے اُسے (تیرے بدمعاش بھائی کو) بخشا اور تجھ مغرور عبادت کو جہنم رسید کیا۔

اسی طرح کسی امیر کبیر کی صرف اسی کی امارت کی وجہ سے عزت کرنا اور اس کے مقابل کسی غریب کو اس کی غربت کی وجہ سے حقارت سے دیکھنا اور اس کی عزت نہ کرنا بھی شرک خفی ہے۔

الغرض انسان نے کائنات و انسان کے اصل خالق سے رشتہ توڑ لیا ہے اور مذہب ہی کے نام سے کوئی آتش پرستی کو مذہب بنا کر اسی کے افعال و اعمال میں گم ہے۔ کسی نے کائنات میں شجر و حجر۔ حیوان و انسان۔ جانور و بے جان مخلوقات کو دیوی دیوتا بنا کر انہیں زندگی و بندگی کا محور بنا رکھا ہے اس سے بھی دقیق تر اور زیادہ پر مغالطہ من دون اللہ کے شرک کی وہ جدید ترین اور تازہ ترین صورت ہے جس سے بالکلیہ کفر و انکار اور لادینی کی راہ نے زور پکڑا ہے جس کو معبود حقیقی کی بندگی اور فرمانبرداری سے بغاوت و سرکشی کی سزا یہ ملی ہے کہ انسان نے اپنے ہی جیسے انسان کو رب بنا کر اسی کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں اور اسی کو اپنا سب کچھ مان لیا ہے۔

قرآن مجید میں سینکڑوں آیات شرک کے رد اور توحید کی صداقت کے لیے بطور قاطعہ دلائل کے موجود ہیں اور درحقیقت جب تک ارادہ ذات باری کو ہر ایک امر کی علت تامہ مانے اور یہ ایمان نہ ہو کہ خلق۔ رزق۔ عطا۔ نفع و نقصان۔ قبض بسط۔ موت۔ حیات۔ ضلالت ہدایت، سعادت۔ شقاوت۔ عزت ذلت عزیت۔ امارت وغیرہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے وجود پذیر ہوتی ہیں اور اس کے ارادہ کے بغیر کوئی امر وجود پذیر نہیں ہو سکتا کسی شخص کو حقیقی توحید کی طرف رسائی نہیں مل سکتا ہے اور نہ وہ بکلی شرک سے پاک ہو سکتا ہے اس سلسلے میں حضرت اقدس مسیح موعود (اللہ تعالیٰ کی ان پر سلامتی ہو) فرماتے ہیں:۔

" یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ایک شریک سے خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر اور فریب سے منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔ کوئی رازق نہ ماننا۔ کوئی معز اور مذل خیال نہ کرنا۔ کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا۔ اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا، اپنی عبادت اُسی سے خاص کرنا۔ اپنا تذلل اُسی سے خاص کرنا۔ اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا اپنا خوف اسی سے خاص کرنا۔

پس کوئی توحید ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔ اول ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو بالکلۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔

دوم۔ صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذات باری کسی میں قرار نہ دینا اور جو بظاہر رب الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔

تیسرے:۔ اپنی محبت صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گردانا اور اسی میں کھوئے جانا۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۱۶)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کے شرک سے دور رکھے اور توحید حقیقی کی راہ پر ہمیشہ گامزن رکھے آمین۔

دعائے نعم البدل

خاکسار کا بیٹا اظہر احمد بعمر ۲۸ ستمبر ۱۹۸۴ء کو بعمر ۵ دن کوئٹہ میں ایک روز کی مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

احباب جماعت و خاندان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور والدین کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین!

نصیر احمد۔ فیصل آباد)

درخواست ہائے دعا

○۔ برادرم مکرم سید عابد حسین شاہ صاحب کی بیٹی عزیزہ نعیمہ حسین عمر ۱۰ ماہ بیمار ہے سنی ویو وائیڈ ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔

(قریشی نصیر احمد ناصر مربی سلسلہ)

○۔ میرے والد مکرم حکیم احمد الدین صاحب آف سیدوالہ کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے

(بشیر احمد سیدوالہ)

○۔ میرے چچا سعید احمد صاحب ایک ماہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں۔

(خلیل احمد ناصر۔ گوجرانوالہ)

○۔ عزیزم چوہدری محمد سلیم ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے اس سال ایم بی بی ایس کا امتحان دیا ہے۔ نیز خاکسار کی اہلیہ بیمار ہیں۔

(خواجہ مسعود احمد۔ گوجرانوالہ)

○۔ خاکسار کی والدہ کے بازو پر شدید چوٹ لگی ہے۔ درد اور سوزش بہت ہے۔

(حفیظ احمد خان۔ دارالصدر شرقی ربوہ)

○۔ برادرم محمود احمد خالد بیمار ہیں اسی طرح میرا بھتیجا فرید احمد بھی بیمار ہے۔

(فاروق احمد عمر۔ دارالعلوم وسطی ربوہ)

○۔ خاکسار کے دادا جان چند دنوں سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(ادریس احمد وحید۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

(بقیہ اخبار احمدیہ)

انھیں چھ ماہ تک CORSET میں رہنا ہوگا۔ چھ ہفتے بعد سفر کی اجازت ہوگی۔

احباب جماعت سے موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالشکور ملتان چھاؤنی)

○ مکرم فتح محمد خان صاحب دارالنصر غربی ربوہ کی بیٹی عزیزہ طاہرہ بشریٰ لاہور میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب سے ان کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خورشید بخاری۔ دارالنصر غربی ربوہ)

لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ) ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ! مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری

(محترم خواجہ عبد الغفار ڈار صاحب آزاد پنڈی)

مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مولوی فاضل سلسلہ کے ان معروف مربیان میں سے ایک تھے جنہیں اپنی زندگی کے بیشتر حصہ تک اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں کام کرنے کا موقع ملا موصوف مدرسہ احمدیہ قادیان میں میرے ہم جماعت تھے اور اس زمانے میں نہایت خاموش طبع تھے۔ مطالعہ اور شاعری کا شغف ضرور تھا مگر میں ہمیشہ ہی ان سے اور اپنے ہمعصر دوستوں سے یہی ذکر کرتا رہا ہوں کہ مولوی محمد صدیق صاحب کے بارے میں یہ کسی کا گمان بھی نہ تھا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کو اس طرح اپنا لیں گے کہ یہی خدمت دین ان کا طرۂ امتیاز بن جائے گی۔ ان کے بہت سے دیگر دوستوں میں سے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی مرحوم مولوی محمد سلیم صاحب وغیرہ چند ایسے اور دوست بھی تھے۔ جو سلسلہ کی خدمت میں نمایاں حصہ لے رہے تھے اس ماحول میں انہیں بھی زندگی وقف کرنے کا موقع ملا اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جب انہیں اپنے گلے سے لگا کر سلسلہ کی خدمت کے لئے بیرون ملک رخصت کر دیا تو بس اسی حضور کی شفقت اور توجہ کے سہارے میرے جیسے دوستوں کی نگاہ میں انہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ سے کچھ بنا دیا۔

مرحوم نے جن ممالک میں سلسلہ کی خدمت کی ہے وہ ایک طویل فہرست ہے مگر وطن واپس آنے کے بعد جب سے ان کی مسلسل بیماریوں کا دور شروع ہوا ہے مرحوم نے اپنے بے بہا مضامین اور اپنی بہترین شاعری کا غیر منقطع سلسلہ جاری رکھا اور اس دفعہ جب وہ ۲۹ اگست ۱۹۸۴ء کو خاکسار کے پاس علاج کے لئے راولپنڈی تشریف لائے تو اس آخری ملاقات میں میں نے ان سے پوچھا کہ کبھی آپ کو کوئی عارضہ رہتا ہے اور کبھی کوئی روگ آپ اٹھائے پھرتے ہیں تو ایسے حال میں آپ کس طرح اتنے مضامین اور اتنے شعر کہتے رہتے ہیں فرمانے لگے کہ دراصل چونکہ میں اب حالات کی ناسازگاری کی وجہ سے سلسلہ کی خدمت سے محروم ہوں اور آپ کو میرے ذاتی روگ کا بھی علم ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ خدمت کا یہ سلسلہ کسی نہ کسی طرح جاری رہنا چاہیئے اور میں یہ کام اپنا ایک دینی فریضہ سمجھ کر کرتا رہتا ہوں کہ شائد کسی کو کوئی فائدہ ہو اور یہی خدمت میری نجات کا باعث بنے خاکسار اس وقت ان کی زندگی کے حالات بیان نہیں کر رہا بلکہ ان کے ساتھ جو آخری لمحات گزرے ان کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

مرحوم اپنے ایک بھانجے محمد افضل صاحب ۴ میکلوڈ روڈ لاہور کے ساتھ ۲۹ اگست ۱۹۸۴ء کو اچانک صبح کے وقت میرے گھر پہنچے ڈیڑھ سال قبل بھی مرحوم نے بسلسلہ علاج کچھ وقت میرے ہاں گذارا۔ جب ہماری جماعت کے معروف کوثر نرسنگ ہوم میں وہ زیر علاج رہے، خواجہ عبدالمنان ناہید صاحب، کیپٹن ڈاکٹر طاہر صاحب اور جناب ڈاکٹر جنرل محمود الحسن صاحب نے ان کا اس وقت کامیاب علاج فرمایا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

موصوف کو چونکہ ضعف قلب کا عارضہ تھا اس وجہ سے وہ پہلے بھی میرے توسط سے مکرم کرنل ڈاکٹر نور الحسن صاحب نوری کو دکھانے کے لئے آئے اور اس دفعہ لاہور میو ہسپتال میں داخل رہنے کے بعد خاص طور پر ڈاکٹر نوری صاحب کے پاس علاج کے لئے آئے تھے چنانچہ حسب ارشاد امیر صاحب جناب مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ ان کے قیام کا انتظام مکرم جناب بریگیڈیئر سید ضیاء الحسن صاحب کے ہاں ہوا اور گذشتہ جمعرات کو جناب کرنل ڈاکٹر نوری صاحب نے ایک بورڈ بنا کر ان کا معائنہ کیا۔ بروز ہفتہ مؤرخہ یکم ستمبر ۱۹۸۴ء کو مرحوم مولوی محمد صدیق صاحب کو نوری صاحب کے پاس جانا تھا تاکہ ان کی رنجو گرافی ٹسٹ کا کام شروع کیا جائے اور تجویز ہوا تھا کہ اس کے بعد ان کے دل کا اپریشن ہوگا بشرطیکہ مرحوم خود اس کام کے لئے آمادہ ہوں۔ کرنل نوری صاحب نے مولوی محمد صدیق صاحب مرحوم کے دل کے اور بیماری کے حالات بیان کرتے ہوئے بہت صدمہ کا اور اپنے دکھ کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ مولوی صاحب اپنی بیماری اور دیگر اپنے حالات کے سبب سے بہت دلبرداشتہ ہو چکے تھے اور ان کے دل کی حالت اتنی کمزور ہو چکی تھی کہ شاید ہی ان کا اپریشن کامیاب ہوتا کیونکہ ان کا دل تین گنا پھیل چکا تھا۔ نوری صاحب نے فرمایا کہ تاہم ان کے اتنی جلدی دنیا سے رخصت ہونے کی امید نہ تھی۔ ہوا یہ کہ جمعہ کے دن ان میں اتنی سکت نہ تھی کہ جمعہ میں جاتے۔ رات کو قریباً گیارہ بجے انہوں نے دلیہ لیا اور ۱۱/۱۲ بجے رات کو میزبان اپنے مہمان کو خدا حافظ کہہ کر اپنے کمرے میں جا سوئے۔ یکم ستمبر ۱۹۸۴ء کی صبح کو میزبان نے ناشتہ کا اہتمام کیا تو دریافت حالات سے صبح سات بجے کے قریب معلوم ہوا کہ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اپنے سینہ پر اس طرح ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھ کر اس جہان فانی سے رخصت کر گئے ہیں۔ جیسے نماز کے لئے ہاتھ باندھے جاتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم کی خدمات دینیہ ان کی اعلیٰ پایہ کی نظموں، علمی مضامین کی وجہ سے مولوی صاحب کی مغفرت اور جنت الفردوس میں ان کے مدارج کی ترقیات کیلئے ہمیشہ دعائیں کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ کروڑ کروڑ ان کو جنت نصیب کرے اور ان کے لواحقین کا اللہ تعالیٰ خود حافظ و ناصر اور مددگار ہو۔ آمین۔

تربیت اولاد اور انصار

موت سے گر خود ہو بے ڈر کچھ کرو بچوں پہ رحم ؛ امن کی راہ پہ چلو بن کو کرو مت افتیاد

(۱) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا (تحریم) اے مومنو! اپنے اہل کو اور اپنی جانوں کو بھی دوزخ سے بچاؤ۔ نیز فرمایا:۔ وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا (طٰہٰ) اور تو اپنے اہل کو نماز کی تاکید کرتا رہ اور خود بھی اس پر قائم رہ۔ اس حکم میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک واعظ کا وعظ اور تحریک اس صورت میں کامیاب نتیجہ خیز اور موثر ہو سکتی ہے جب وہ خود بھی اس پر قائم اور کاربند ہو۔ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ آیا ہے کہ جنتی لوگ قیامت کے دن دوزخیوں سے دریافت کریں گے اور پوچھیں گے کہ تم کو کیا چیز دوزخ کی طرف لے گئی۔ وہ جواب دیں گے لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ۔ ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اس واقعہ کو جب پہلے حکم سے ملایا جائے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ اپنی جانوں کو اور اپنے اہل کو دوزخ سے بچاؤ تو مطلب یہ بنتا ہے کہ ان کو نماز کا حکم دیتے رہو۔ نماز کو قائم کرو۔ کیونکہ بے نمازی ہونا ان کو آگ میں لے جائے گا۔ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ۔

کہ اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کی تاکید کرو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں اور وہ نماز نہ پڑھیں تو اس صورت میں ان پر سختی کرو۔ اس حدیث سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ سات سال کی عمر تک بچوں کو نماز کے اسباق اور اس کے آداب و ارکان اچھی طرح سکھا دیئے جائیں۔ اور پھر ان کو نماز پڑھنے کی تاکید کی جائے اور باقاعدہ نگرانی کی جائے۔ وعظ و نصیحت اور تحریک و تحریص اور نگرانی کا یہ سلسلہ کم از کم تین سال تک جاری رہے۔ دس سال کی عمر پر ان کی لاپرواہی اور سستی کی صورت میں بدنی سزا بھی دی جا سکتی ہے۔

لیکن تربیت اولاد کے لئے سب سے بنیادی چیز جو قرآن و حدیث سے نماز سے بھی پہلے معلوم ہوتی ہے۔ وہ ان کے لئے دعائیں کرنا ہے حتیٰ کہ یہ ذریعہ، تربیت بچوں کی پیدائش سے بھی پہلے اختیار کرنے کی تاکید ملتی ہے۔ جیسا کہ ہر نمازی اپنے بچپن سے ہی یہ دعا کرتا ہے:۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ۔

کہ اے اللہ مجھ کو اور میری اولاد کو نماز کا قائم کرنے والا بنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میاں بیوی کے مخصوص تعلقات سے پہلے یہ دعا پڑھی جایا کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔

کہ اے اللہ ہم کو شیطان سے دور رکھیو اور اس تعلق کے نتیجہ میں جو تو ہمیں عطا کرے شیطان کو اس سے بھی دور رکھیو۔

ایک ناصر کی دعا:۔ نظام جماعت کے لحاظ سے انصار کی ذیلی تنظیم سے مراد وہ حضرات ہیں جن کی عمریں چالیس سال اور اس سے زائد ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی صورت احقاف میں آیا ہے کہ جب انسان پختگی کی عمر یعنی چالیس سال کو پہنچتا ہے تو وہ اس طرح دعا کرتا ہے۔ کہ

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ۔

(احقاف آیت ۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کی اندرونی اصلاح

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں باہم نزاعیں بھی ہو جاتی ہیں اور معمولی نزاع سے پھر ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگتا ہے۔ اور اپنے بھائی سے لڑتا ہے یہ بہت ہی نامناسب حرکت ہے، یہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ایک اگر اپنی غلطی کا اعتراف کرلے۔ تو کیا حرج ہے۔

بعض آدمی ذرا ذرا سی بات پر دوسرے کی ذلت کا اقرار کیے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا۔ اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا۔ چاہیئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے۔ اور اس کی عزت و آبرو پر حملہ نہ کرے۔

ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ ایک ملاں نے کہا یہ آیت غلط لکھی ہے۔ بادشاہ نے اسی وقت اس آیت پر دائرہ کھینچ دیا۔ کہ اس کو کاٹ دیا جائے گا۔ جب وہ چلا گیا تو اس دائرہ کو کاٹ دیا۔ جب بادشاہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا۔ تو اس نے کہا۔ کہ دراصل وہ غلطی پر تھا۔ مگر میں نے اس وقت دائرہ کھینچ دیا کہ اس کی دلجوئی ہو جائے۔

یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیئے غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں۔ اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی تقویٰ حاصل کرو۔ کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔

خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے۔ جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں ایسے لوگ میری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فائدہ ہو بھی تو کس طرح جبکہ ایک ظلم تو اندر ہی رہا۔ اگر وہی جوش رعونت تکبر۔ عجب۔ ریاکاری حسد الغضب ہوتا باقی ہے۔ جو دوسروں میں بھی ہے تو فرق ہی کیا ہے۔ سعید اگر ایک ہی ہو اور وہ سارے گاؤں میں ایک ہی ہو۔ تو لوگ کرامت کی طرح اس سے متاثر ہوں گے۔ نیک انسان جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر نیکی اختیار کرتا ہے۔ اس میں ایک ربانی رعب ہوتا ہے اور دلوں میں پڑ جاتا ہے۔ کہ یہ باخدا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے خدا تعالیٰ اپنی عظمت سے اس کو حصہ دیتا ہے اور یہی طریق نیک بختی کا ہے۔

پس یاد رکھو۔ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھائیوں کو دکھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع اخلاق کے متمم ہیں۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ نے آخری نمونہ آپ کے اخلاق کا قائم کیا ہے۔ اسی وقت بھی اگر وہی درندگی رہی۔ تو پھر سخت افسوس اور کم نصیبی ہے پس دوسروں پر عیب نہ لگاؤ۔ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اسی میں گرفتار ہو جاتا ہے اگر وہ عیب اس میں نہیں۔ لیکن اگر وہ عیب سچ مچ اس میں ہے تو اس کا معاملہ ہو خدا سے ہے۔

بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں پر معاً الزام لگا دیتے ہیں ان باتوں سے پرہیز کرو۔ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی ہمسایوں سے نیک سلوک کرو۔ اور اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو۔ اور سب سے پہلے شرک سے بچو۔ کہ یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۴۱ تا صفحہ ۳۴۴)

(نظارت اصلاح وارشاد)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

یعنی اے میرے رب مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور مجھے اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں ایسے اچھے عمل کروں جو تیری پسند اور رضا کا موجب ہوں۔ اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ سو انصار بھائیوں کو کثرت سے اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کا ایک حزب مقرر کرلیں"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲)

نیز فرماتے ہیں:۔

"میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں کہ:۔

"حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنے بچوں کی عبادت کا خیال نہیں کرتے ان کی اولادیں لازماً ہلاک ہوجایا کرتی ہیں۔ اس لئے وہ اس طرف توجہ کریں اور اپنی اولادوں کو اپنے ہی ہاتھوں سے قتل نہ کریں۔"

(الفضل ۲۰ جون ۱۹۸۳ء)

اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحمت سے ہمیں نیک و صالح اولاد کے باپ ہونے کی عزت عطا فرمائے۔ آمین

(نائب قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ میرے چھوٹے بھائی ملک اظہر احمد صاحب ایگزیکٹو آفیسر سٹیٹ لائف انشورنس مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی صبح ۹½ بجے حرکت قلب بند ہوجانے کے باعث وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

عزیزم کی عمر تقریباً ۴۵ سال تھی۔ آپ ملک بہادر خان صاحب مرحوم آف خوشاب کے منجھلے بیٹے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ۔ دو بھائی اور دو بہنیں چھوڑی ہیں۔ مرحوم ایک محنتی۔ ملنسار۔ خداترس انسان تھے۔ آپ کو ربوہ کے عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے مرحوم بھائی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین!

(ایم کے ملک۔ راولپنڈی چھاؤنی)

---

(۲) میرے ماموں مکرم بشیر احمد صاحب ریحان آف کروندی مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۴ء بروز ہفتہ بقضائے الٰہی جناح ہسپتال کراچی میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بعمر ۴۵ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی دن نعش کروندی لائی گئی اور دوسرے دن آپ کا جنازہ مرحوم کے چچا نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نواب شاہ نے پڑھایا جس کے بعد مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ بے حد ہمدرد اور ملنسار تھے۔ اسی وجہ سے اہلیوں کے علاوہ کافی تعداد میں غیر از جماعت لوگوں نے بھی جنازے میں شرکت اختیار کی۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ۴ بیٹیاں اور ۳ بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں جو تمام چھوٹے ہیں۔

تمام احباب اور بزرگان سلسلہ سے انتہائی دردمندی کے ساتھ خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ اور سوگواران کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کے بچوں کا خود کفیل ہو اور حامی و ناصر ہو۔ آمین!

(محمود احمد ریاض۔ مغل کارپوریشن یونٹ نمبر ۷۔ حیدرآباد)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خرید کر پڑھے

خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے کبھی گھاٹے میں نہیں رہتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ : (صفحہ اوّل سے آگے)

وہ سچی تبدیلی پیدا کرو خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اُس میں لاانتہا فضل و برکات ہیں مگر اُن کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دُعائیں سُنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

درخواست دعا

مَیں احباب جماعت کی خدمت میں خوشی سے یہ اطلاع پہنچاتی ہوں کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے ہم پر اپنا فضل اور احسان فرماتے ہوئے میرے والد صاحب چوہدری محمد اعظم صاحب آف سمبڑیال کو باعزت بَری کر دیا ہے۔ الحمد للہ!

احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہر آن ان کا حامی و ناصر ہو اور اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے (آمین)

(مبارکہ اعظم سمبڑیال)

ولادت

میری بیٹی امۃ الودود کو اللہ تعالیٰ نے ۱۱ اکتوبر کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ نومولود کا نام "احمد بلال" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود فاضل ملک کا بیٹا اور حکیم محمد عاشق کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو تندرستی و درازیٔ عمر عطا کرے اور دین و دنیا کی ترقیاں نصیب کرے آمین

(ملک فضل عمر دارالنصر غربی ربوہ)

KIRAN
MEDICAL CENTRE
کرن میڈیکل سینٹر
العظمت پلازہ بلاک ۳ گلشنِ اقبال کراچی فون 463864

○ ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے گھانا سے واپسی پر اب کراچی میں کلینک شروع کر دیا ہے

○ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب ریٹائرڈ سول سرجن نے گھانا مغربی افریقہ میں نصرت جہاں سکیم کے تحت، کامیاب خدمات انجام دینے کے بعد اب کراچی میں کلینک شروع کر دیا ہے جس میں طبی ضروریات کے لئے ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔

○ ضرورت مند احباب ڈاکٹر صاحب کے تجربے اور مہارت سے فائدہ اٹھانے کے لئے کرن میڈیکل سینٹر۔ العظمت پلازہ بلاک ۳ گلشن اقبال کراچی کے پتے پر رجوع کر سکتے ہیں۔

فون 463864

دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو ایک دفعہ مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔"

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے مرحوم بزرگوں کا چندہ جاری فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل)

"خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ"

(ترمذی)

دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں ایک بُخل اور دُوسری بدخُلقی۔

ضروری اعلان

خریداران الفضل خطبہ نمبر کے پتہ جات عنقریب چھپوائے جا رہے ہیں۔ اگر کسی خریدار کے پتہ میں کوئی غلطی ہو یا پتہ تبدیل کروانا مقصود ہو تو ازراہ کرم دس دن کے اندر اندر مطلع فرمائیں۔ پتہ صاف تحریر فرمائیں۔ اگر انگریزی میں لکھنا ہو تو کیپیٹل حروف میں لکھیں تاکہ غلطی کا کوئی امکان نہ رہے۔ پتہ کی چٹ پر خریداری نمبر لکھا ہوتا ہے وہ ضرور تحریر فرمائیں تاکہ تعمیل میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

وقفِ جدید اور احمدی بچے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث چندہ وقفِ جدید کے متعلق اپنی ایک خواہش بیان فرماتے ہیں:۔

"اس چندہ (وقفِ جدید۔ ناقل) کا ایک حصہ مَیں نے احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت کی غرض سے ان کے ذمہ لگایا تھا۔ مَیں چاہتا ہوں کہ کوئی احمدی بچہ اور بچی ایسی نہ رہے جو اپنی خوشی سے رضاکارانہ طور پر اپنی جیب خرچ میں سے تھوڑی رقم بچا کر اس تحریک میں پیش نہ کرے۔"

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

هُوَ النَّاصِر
فون 27926
الصاف کمپنی رجسٹرڈ
کمیشن ایجنٹس۔ دکان نمبر ۲۲۳
نئی غلہ منڈی ڈھکوٹ روڈ۔ فیصل آباد
خود دنی اجناس
مرچ۔ سخود، بیج ہر قسم کی خرید و فروخت کے لئے
خدمت کا موقع دیں!

داخلہ: الیکٹریشن ریفریجریشن (ینڈ) ایئر کنڈیشننگ
شروع ہے۔ مدت کورس ۶ ماہ اور داخلہ کے لئے تعلیمی قابلیت کم از کم مڈل پاس ہے۔ امتحان بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ سفری سہولت کیلئے بس کارڈ بھی مہیا کر دیا جاتا ہے۔ کلاسز ۲۵ اکتوبر سے شروع ہوں گی۔ لیٹ داخلہ دو ہفتے تک رہیگا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ادارہ ہذا کے طلباء کورس کے دوران ہی کام کرنے کے قابل بن جاتے ہیں۔ اس سے ادارہ میں پریکٹیکل کروانے کے معیار کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ (فون 592)
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
(پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے تسلیم شدہ)